فہارس فتاویٰ رضویہ

مرتب:
حافظ محمد عبدالستار سعیدی



ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

فہارس

فتاوی رضویہ

مرتب

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

پاکستان

عرضِ مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ! رضا فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام فتاوٰی رضویہ شریف تقریباً پندرہ سال کے قلیل عرصہ میں تیس جلدوں میں مکمل ہوا ۔ جو تقریباً بائیس (۲۲۰۰۰) ہزار صفحات، ۶۸۴۷ سوالوں کے جوابات اور ۲۰۶ رسائل پر مشتمل ہے۔

اکابرواحباب کا شدید اصرار تھا کہ فتاوٰی رضویہ کی تیس ۳۰ جلدوں میں پھیلے ہوئے مضامین ومسائل کی مکمل فہرستوں پر مشتمل ایک الگ جلد چھپنی چاہیے جس کو ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہوسکے کہ فلاں باب سے متعلقہ مسائل فتاوٰی رضویہ کی کونسی جلد میں ہیں، اس طرح قاری کو مطلوبہ مسئلہ کی تلاش میں آسانی ہوگی، چنانچہ فہارس فتاوٰی رضویہ پر مشتمل پیش نظر جلد تیار کی گئی جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، جلد ہذا میں فہارس کو دو حصوں میں مرتب کیا گیا ہے پہلے حصہ میں تیس جلدوں میں سے ہر جلد کے مرکزی عنوانات اور اس جلد میں شامل رسائل کے ناموں پر مشتمل اجمالی فہرست دی گئی ہے جبکہ دوسرے حصہ میں تمام جلدوں کے مشمولات ومضامین کی ترتیب وار تفصیلی فہرست درج کی گئی ہے۔

یاد رہے کہ فتاوٰی رضویہ کی جلد اول مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن کی مولانا محمد احمد مصباحی صاحب زید مجدہ کے ترجمہ کے ساتھ نئی کتابت کروائی گئی، نیا ترجمہ قدرے تفصیلی ہے جس سے ضخامت بڑھ گئی، چنانچہ اس کو دو حصوں میں منقسم کرنا پڑا اور مسائل فتاوٰی رضویہ کے اشاریہ پر مشتمل بھی ایک الگ جلد شائع کی جارہی ہے اس طرح اب یہ ذخیرہ علمی مجموعی طور پر تینتیس ۳۳ جلدوں میں پیش کیا جارہا ہے۔

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

شیخ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ

ختامۂ مسک

فقہِ حنفی کے نادر روزگار دائرۃ المعارف...... مکمل فتاویٰ رضویہ کی تیس جلدوں کی اشاعت پر

ہدیۂ تبریک

از قلم...... حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری
سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فتاویٰ رضویہ علمی تحقیقات، حل مشکلات، پرانے اور نئے پیدا شدہ مسائل کی تحقیق و تنقیح، وسعتِ معلومات، فکری گہرائی اور ضخامت کے اعتبار سے دنیائے فتاویٰ میں یکتائے زمانہ فتاویٰ ہے، امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں حیران کن مہارت عطا فرمائی تھی، فتاویٰ رضویہ میں جابجا ان علوم کی جھلکیاں دیکھنے کو ملتی ہیں، ان کے معاصرین میں تو کجا ان سے دو صدیاں پہلے تک بھی عوام وخواص کی دینی اور علمی گتھیاں حل کرنے والا ایسا عبقری اور کثیر الافتاء مفتی نہیں ملے گا۔

آج سے پچیس سال پہلے اس کی صرف چند جلدیں چھپ کر آئی تھیں، ان کی حالت بھی یہ تھی کہ عام پڑھا لکھا ہوا آدمی ان سے استفادہ نہیں کرسکتا تھا، کیونکہ امام احمد رضا بریلوی عربی اور فارسی عبارات بے تکان ترجمے کے بغیر نقل کیے چلے جاتے ہیں، البتہ اس دور کے علماء کے لئے استفادہ کوئی مشکل نہ تھا پھر ان جلدوں کا سائز بھی مختلف تھا اور حجم بھی مختلف۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ اس صورت حال کو شدت سے محسوس کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ کوئی ادارہ اس مشکل کا حل نکالے، لیکن اس عظیم ترین کام کے لئے کوئی تیار نہ ہوسکا۔ بالآخر ۱۹۸۶ء میں انہوں نے بڑا انقلابی اور دُور رس فیصلہ کیا، علماء کی ایک جماعت کو فتاویٰ رضویہ کے حوالوں کی تخریج پر لگادیا، کام آہستہ آہستہ ہوتا رہا، مارچ ۱۹۸۸ء میں مولانا احمد نثار بیگ مدظلہ انگلینڈ سے لاہور تشریف لائے تو جامعہ نظامیہ رضویہ میں حضرت مفتی صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے بھی تشریف لائے، دوران گفتگو فتاویٰ رضویہ کے کام کا تذکرہ آگیا، انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ رضا فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کریں، اور اس کے لئے آپ برطانیہ کا دورہ کریں ہم سے جو تعاون ہوسکا کریں گے، مفتی صاحب کا مؤقف تھا کہ جب آپ وہاں

تشریف فرماہیں تو میرے جانے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر مولانا احمد نثار بیگ کا اصرار تھا کہ آپ تشریف لائیں تو ہم احباب کو تعاون کی اپیل کر سکتے ہیں، اور اگر سامنے کوئی بھی نہ ہو تو اپیل میں وزن نہیں رہتا، اس موقع پر راقم نے مفتی صاحب کو عرض کیا کہ آپ کو جانا چاہیے، اس طرح حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جانے کے لئے تیار ہو گئے اور وہاں کے علماء اور اہل خیر نے حسب توفیق تعاون کیا، خاص طور پر حضرت مولانا پیر سید معروف حسین نوشاہی مدظلہ العالی نے تو آخر تک تعاون کیا اور برکاتی فاؤنڈیشن، کراچی کا تعاون بھی قابل قدر رہا۔

یاد رہے کہ حضرت مفتی صاحب جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور رشیخوپورہ کے ناظم اعلیٰ تھے دونوں جگہ تعمیر و تعلیم پر لاکھوں روپے ماہانہ خرچ ہو رہے تھے، علاوہ ازیں خود مدرس بھی تھے اپنے حصے کے اسباق روزانہ باقاعدگی سے پڑھاتے، پھر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے ناظم اعلیٰ بھی تھے، تنظیم کی ذمہ داریاں اتنی تھیں کہ انہیں سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی تھی، اس کے باوجود رضا فاؤنڈیشن کا قائم کرنا، فتاویٰ رضویہ کے کام کی نگرانی کرنا، عربی عبارات کے ترجمے کرنا پھر پروف ریڈنگ کرنا اور تمام مراحل طے کرنے کے بعد اسے شائع کرنا اور اس برق رفتاری سے کام کرنا کہ پندرہ سال کے مختصر سے عرصے میں اس کی تیس جلدیں چھپ گئیں، اسے اخلاص اور جذبۂ عشق کی کرامت نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟ مارچ ۱۹۹۰ء میں پہلی جلد چھپی تھی اور اگست ۲۰۰۵ء میں تیسویں جلد چھپ گئی فالحمد للہ علی احسانہ وکرمہ۔ ابھی ۲۵ جلدیں ہی چھپی تھیں کہ ۲۶راگست ۲۰۰۳ء کو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دار فانی سے رحلت فرما گئے، تاہم وہ اپنے قافلے کو منزل کے اس قدر قریب کر گئے تھے کہ ان کی وفات کے بعد جلد ہی قافلہ منزل مقصود پر پہنچ گیا اور فتاویٰ رضویہ کی طباعت کا کام مکمل ہو گیا، اب پیش نظر جلد میں فتاویٰ کی فہارس پیش کی جا رہی ہیں، اس میں آپ کو رسائل کی فہرست بھی ملے گی، اور مسائل کی اجمالی اور تفصیلی فہرست بھی ملے گی، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ اس جلد کی مدد سے فوراً مطلوبہ جلد معلوم کر کے اس کا مطالعہ کر سکیں گے۔

اس پروگرام کے ساتھ راقم کا کسی نہ کسی انداز میں تعلق قائم رہا، پہلی جلد کی ابتداء سے ترجمہ اور ترتیب کا کام راقم نے شروع کیا، پہلے دو رسالوں کا ترجمہ کیا تھا کہ طے پایا کہ پوری توجہ تدریس پر صرف کی جائے، پہلی جلد پر مبسوط مقدمہ لکھا، چار جلدیں چھپنے پر ۲۷ر اکتوبر ۱۹۹۳ء کو اواری ہوٹل، لاہور میں ایک تعارفی تقریب منعقد ہوئی، جس میں مختلف دانشوروں نے مقالے پڑھے راقم نے اس تقریب میں خطبۂ استقبالیہ پیش کیا، پھر چودھویں جلد پر بھی مقدمہ لکھا، آخری جلدوں میں "الکلمة الملهمة" اور "الامن و العلی" کے کچھ صفحات کا ترجمہ راقم کے ذمے لگایا گیا، جو فقیر نے کر دیا، الحمد للہ تعالیٰ علی ذلک۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی معاون ٹیم میں متعدد علماء اور فضلاء شامل رہے، جن کا تذکرہ جلد نمبر ۳۰ کے ابتداء میں کیا گیا ہے، ان میں سے چار حضرات کا بھرپور اور طویل تعاون شامل رہا۔

۱......مولانا علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی، شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ و خطیب مسلم مسجد، لاہور

۲......مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ انہوں نے ۲۷ جلدوں کی پیسٹنگ کی۔

۳......مولانا محمد نذیر احمد سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ: تخریج کا مشکل ترین کام زیادہ تر انہوں نے ہی انجام دیا۔

۴......مولانا محمد شریف گل دامت برکاتہم العالیہ، فتاویٰ کا ایک ایک لفظ ان کے قلم سے نکلا ہوا ہے فتاویٰ کی برکت سے ایک تو انہیں سنت مطہرہ کے مطابق مشت بھر داڑھی رکھنے کی سعادت میسر آئی دوسرا یہ کہ وہ اہل سنت کے مناظر بن چکے ہیں، مخالفین ان کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہیں۔

مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی اطال اللہ بقاءہ و کثر امثالہ صحیح معنوں میں ابناء جامعہ نظامیہ رضویہ میں سے ہیں انہوں نے یہیں سے تعلیم کا آغاز کیا، یہیں پر تعلیم مکمل کی اور یہیں بحیثیت مدرس کام شروع کیا، یہاں تک کہ حضرت مفتی صاحب نے ان کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بھانپ لیا اور انہیں جامعہ نظامیہ رضویہ کا ناظم تعلیم مقرر کر دیا، تدریس کے ساتھ نظامتِ تعلیم کے فرائض بھی انہوں نے اس طرح ادا کئے کہ باید و شاید ۲۰۰۲ء سے وہ شیخ الحدیث کے منصب پر بھی فائز ہیں اور صحیح بخاری شریف پڑھا رہے ہیں۔

مشہور مقولہ ہے کہ ''اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا'' اس کے مطابق فتاویٰ رضویہ کی پروف ریڈنگ، ترتیب، چیکنگ، فہرست سازی اور متعدد جلدوں کی عربی و فارسی عبارات کا ترجمہ، یہ کام بھی ان کے ذمے لگا دیے گئے، وہ دوسرے کاموں کے علاوہ یہ کام بھی بحسن و خوبی انجام دیتے رہے، یوں معلوم ہوتا تھا، جیسے انہیں چپ تانئر کر کے دنیا و مافیہا سے بیگانہ کر دیا گیا ہو، دراصل مفتی صاحب کا یہ وصف تھا کہ وہ جو کام بھی کرتے تھے اس میں اس قدر محو ہو جاتے تھے کہ انہیں این و آں کا ہوش نہیں رہتا تھا اور منزل پر پہنچ کر تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتے تھے، اس کے بعد کسی دوسرے سفر پر روانہ ہو جاتے تھے اور یہی ان کی کامیابی کا راز تھا انہوں نے وہی جذبہ پوری چابکدستی اور کامیابی کے ساتھ حافظ صاحب اور دوسرے معاونین کی طرف منتقل کر دیا تھا۔

یہ وہ مرحلہ ہوتا ہے جہاں پہنچ کر انسان اجر و معاوضہ، نفع و ضرر اور سود و زیاں سے بے نیاز ہو جاتا ہے، بلکہ کامیابی اور ناکامی کا تصور بھی پس پشت چلا جاتا ہے اور بقول حافظ ملت مولانا حافظ عبدالعزیز محدث مرادآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور اس کے پیش نظر یہ ہوتا ہے:

زمین کی دھرتی پر کام، کام اور بس کام......اور زمین کے نیچے آرام

حافظ صاحب کا حافظہ بڑا کمال کا ہے، سینکڑوں طلباء کے ساتھ پالا پڑنے کے باوجود اکثر طلباء کو نام بنام پہچانتے ہیں، پھر وہ اعداد و شمار کے بھی ماسٹر ہیں سال کے آخر میں طلباء کی الوداعی تقریب منعقد ہوتی ہے تو اس میں وہ بتاتے ہیں کہ سال کی ابتداء میں کتنے طالب علم داخل ہوئے، درمیان میں کتنے رہے اور آخر سال امتحان میں کتنے شریک ہوئے، سال بھر میں کتنے اسباق شروع ہوئے، کتنے دن پڑھائی ہوئی اور کتنی چھٹیاں ہوئیں؟ صرف یہی نہیں بلکہ انہوں نے نقشہ بنا رکھا ہے کہ فلاں سال جامعہ میں کتنے طالب علم تھے؟ ان کی تعداد سو سے کب متجاوز ہوئی، پانچ سو سے کب زیادہ ہوئے، پھر ایک ہزار اور دو ہزار سے کب زیادہ ہوئے؟۔

حافظ صاحب حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں، مثلاً مرآۃ التصانیف، تعلیم المنطق، تلخیص المنطق، مفتاح المرقات، تعلیم الحکمۃ، ردّ وہابیت، سنن نسائی مترجم، فوائد جلیلہ، امام احمد رضا عبقری شخصیت وغیرہ اور ان کا اہم ترین کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے حضرت مفتی صاحب کے دست و بازو بن کر فتاویٰ رضویہ کا کام کیا آخری دس جلدوں کا کام اس لئے پھیل گیا کہ اس کی ترتیب کو فقہ کی معروف ترتیب کے مطابق کیا، بعض استفتاء کئی کئی سوالوں پر مشتمل تھے، ان کے سوالات اور جوابات کو الگ الگ ابواب میں درج کیا پھر ان جلدوں کی فہرستیں تیار کیں، یہ بجائے خود ایک پوری ٹیم کا کام تھا جو حافظ صاحب نے تنہا انجام دیا، حضرت مفتی صاحب کی وفات کے بعد تو عربی اور فارسی عبارات کا ترجمہ بھی انہیں کرنا پڑا۔ مجموعی طور پر فتاویٰ رضویہ کی تیس میں سے چودہ جلدوں کا ترجمہ کرنے کی سعادت آپ کے حصے میں آئی۔

مولانا علامہ صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے عظیم والد کے دوسرے کاموں کو سنبھالا بلکہ فتاویٰ رضویہ کے کام کو بھی جاری رکھا، یہاں تک کہ وہ مکمل ہو گیا، بہر حال حافظ صاحب، صاحبزادہ صاحب اور دوسرے تمام کارکن اور معاون رہتی دنیا تک زندہ رہنے والے اس کارنامے پر صد ہزار ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ انہیں تمام آفات و بلیات اور امراض و حوادث اور غم و آلام سے اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے، اسی لئے ہندوستان کے علماء برملا کہتے ہیں کہ امام احمد رضا کے بارے میں کام کرنے کے اعتبار سے پاکستان کے علماء ہم سے آگے ہیں۔

۶ رصفر ۱۴۲۷ھ	محمد عبدالحکیم شرف قادری
۷ رمارچ ۲۰۰۶ء	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

تحدیث نعمت

ازقلم: حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری
سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریمؐ

مرکز علم وعرفان جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان، جس کی شہرت ومقبولیت چہار دانگ عالم میں بڑھتی ہی جارہی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ اس کے بانی وناظم اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ (المتوفی ۲۶ راگست ۲۰۰۳ء) جنھیں آج دنیائے اسلام کی نامور شخصیات مفتیِ اعظم پاکستان کے عظیم ترین علمی لقب سے یاد کرتی ہیں، ان کی ہر شعبہ علم سے گہری وابستگی اسے بامِ عروج تک پہنچانے میں عشق کی حد تک لگاؤ ہے، ان کی جہدِ مسلسل اور مساعیِ جمیلہ نے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں کہ دنیائے سُنّیت بجا طور پر فخر کرسکتی ہے، وہ اپنی ذات میں پاکیزہ انجمن اور ایک متحرک ادارہ تھے، درس وتدریس تعلیم وتعلم، تصنیف وتالیف اور افتاء سے انتہائی شغف تھا، ان کی بصیرت وفراست کے سامنے مستقبل، حال کی طرح نمایاں اور انکا ماضی ان کے وجودِ باجود کی طرح خوبصورت، حسن وجمال کا پیکر تھا۔

حضرت مفتیِ اعظم علیہ الرحمہ مسلکِ حق کے صحیح ترجمان اور اس کی ترویج واشاعت کے سچے مبلّغ تھے، امانت ودیانت، تقویٰ ان کے فتویٰ کی طرح درست، علماء ومشائخ عظام کے لئے دیدہ ودل فرشِ راہ کئے ہوتے، طلباء کو اپنے فرزندوں سے بڑھ کر نوازتے، جامعہ نظامیہ رضویہ کی تعمیر وترقی کا تصور آپ پر ہروقت غالب رہا، بحمدہٖ تعالیٰ اب ان کا مبارک تصور، تصدیق بن کر جامعات کی تاریخ میں غالب ہے، اس وقت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور وشیخوپورہ میں تقریباً تین ہزار طلباء وطالبات علوم وفنونِ دینیہ حاصل کررہے ہیں جن کی تعلیمی پیاس بجھانے کے لئے ساٹھ سے زائد قابل، محنتی اور مخلص اساتذہ کرام موجود ہیں۔

انما الاعمال بالنیات (اعمال کا دارومدار نیات پر ہے) اس فرمانِ مخبرِ صادق نبی مکرم رسول اعظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عملی تشریح کا اگر اس دَور میں کسی کو مصداق سمجھا جائے تو بلا تامل راقم السطور مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام نامی اسمِ گرامی پیش کرنے میں عار محسوس نہیں کرے گا، آپ نے جن ابتلاء و آزمائش اور مصائب و آلام سے گزر کر جامعہ کی آبیاری کی اس کی مثال مشکل سے ہی ملے گی آپ عزیمت کے کوہ گراں تھے، صبر و استقامت آپ پر نازکناں رہا، دکھ، درد اور الم کو احباء و رفقاء سے ہمیشہ نہاں رکھا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام وارشادات پر ہمیشہ عمل پیرا رہے، اہل سنت و جماعت کو نہ صرف جامعہ نظامیہ رضویہ ایسا علوم و فنون کا مرکز مرحمت فرمایا بلکہ تنظیم المدارس اور رضا فاؤنڈیشن ایسے مضبوط ترین ادارے بھی عنایت کیے جن کے قیام سے سنیت کا بھرم قائم ہے، ان کا مطمح نظر ہر شعبۂ علم و فضل کے لئے افراد کی تیاری رہا، اور اس میں بفضلہٖ و کرمہٖ تعالیٰ دیگر شعبہ جات کی طرح خوب کامیاب رہے، یہی وجہ ہے کہ آج جامعہ نظامیہ رضویہ کے فضلاء ملک بھر میں درس و تدریس کی مسندیں سجائے ہوئے ہیں، تحریر و افتاء، تصانیف و تالیفات اور تراجم میں نام پیدا کر چکے ہیں، جامعہ کے تقریباً تمام مدرسین یہیں سے فراغت کی نسبت رکھتے ہیں۔

عظیم ترین کارنامہ

حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کا ہر کارنامہ عظیم تر ہے مگر رضا فاؤنڈیشن کا قیام ایسا کارنامہ ہے کہ بریلی شریف بھی اگر لاہور پر رشک کرے تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا، اس لئے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات ستودہ صفات کے ایمان افروز، روح پرور اور تحقیق آشنا قلم سے جن ہزاروں فتووں کو دلائل و براہین سے مرصع کیا گیا تھا، عوام تو عوام، خواص کا ان کی روح تک پہنچنا مشکل ترین امر تھا، مفتی اعظم پاکستان جن کی زندگی کا ہر لمحہ علم و عمل سے عبارت رہا انہوں نے اس وقت پر گہرائی اور گیرائی سے سوچا تو اس کا حل یوں ڈھونڈ نکالا کہ اعلیٰحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ رضویہ کو جدید دَور کے تقاضوں کے مطابق تخریج و ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کی طرح ڈالی جائے، چنانچہ آپ نے ۱۹۸۵ء میں عربی و فارسی عبارات کے ترجمہ اور حوالہ جات کی تخریج کے ساتھ کام کا آغاز فرمادیا، مگر اس کے لئے ٹھوس بنیاد کا فراہم کرنا ازحد ضروری تھا، اسلئے ۱۹۸۸ء میں اہل علم و قلم سے مشاورت کے لئے ایک میٹنگ بلائی جس میں بالاتفاق طے پایا کہ اس عظیم ترین کام کے لئے رضا فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جائے، چنانچہ ادارے کے بابرکت نام کے ظہور پذیر ہوتے ہی

منصوبے کو رُو بہ عمل لایا گیا اور باقاعدگی سے تخریج وترجمہ کا کام شروع ہوگیا۔ الحمد للہ علی منہ وکرمہ واحسانہ کہ فتاوی رضویہ جو قدیم بارہ (۱۲) جلدوں پر مشتمل تھا آج اپنی وسعت وکشادگی کے باعث تیس (۳۰) ضخیم ترین جلدوں اور تقریباً بائیس ہزار (۲۲۰۰۰) صفحات پر پھیلا ہوا عالمِ اسلام میں اپنی انفرادی حیثیت سے نمایاں اور ممتاز دکھائی دے رہا ہے، ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ تاریخ فتاوی میں اس سے عظیم اور جامع کوئی دوسرا فتاوی نہیں ہے۔ یقیناً مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کی روح اپنے مزار اقدس میں شاداں وفرحاں ہوگی کہ جس کام کا آغاز کیا گیا تھا آج وہ پایۂ تکمیل تک پہنچا اور وہ اس مہتمم بالشان امر سے وابستہ ہر ایک کے لئے انعامی طور پر اپنی مستجابانہ دعاؤں سے نواز رہے ہوں گے اس عظیم ترین مشن کو کامیابی وکامرانی تک پہنچانے کے لئے جن حضرات نے نمایاں خدمات سرانجام دیں ان کے اسمائے گرامی درج کرنے سے قبل میرا دل چاہتا ہے کہ صاحب فتاوی اعلیٰ حضرت مجدد مایۂ سابقہ وحاضرہ مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات کی حیاتِ مبارکہ کا مختصر سا خلاصہ درج کیا جائے، گو فتاویٰ مبارکہ کی پہلی جلد سے لے کر آخری جلد تک کسی نہ کسی طرح بڑے احسن پیرائے میں تعارف لکھا جا چکا ہے مگر بمصداق ذکر الحبیب لبیب، محبوب کا ذکر میٹھا لگتا ہے، لہذا مزید مٹھاس حاصل کرنے کے لئے چند کلمات قلم بند کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

مجدد دین وملت ......ایک تعارف......ایک جائزہ

نکل کے صحنِ گلستاں سے دُور دُور گئی
یہ بُوئے گُل بھی کہیں قید رہنے والی ہے

غیر معمولی اشخاص بچپن ہی سے اپنی حرکات وسکنات، نشو ونما میں ممتاز ہوتے ہیں، ان کے ایک ایک خال میں بے پناہ کشش ہوتی ہے، ان کے ناصیۂ اقبال سے مستقبل کا نور چمک چمک کر نتیجے کا پتہ دیتا رہتا ہے اور لوگ پکار اٹھتے ہیں:

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اسی قسم کی نادر روزگار ہستیوں میں سے ایک عظیم المرتبت ہستی تھے، بچپن میں ان کے ہر انداز میں سعادت ونیک بختی کے آثار نمایاں تھے۔

عموماً ہر زمانے کے بچوں کا وہی حال ہوتا ہے جو آج کل کے بچوں کا ہے کہ سات آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا

ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں، مگر اعلیٰ حضرت بریلوی کا بچپن بڑی اہمیت کا حامل تھا کم سنی ،خورد سالی اور کم عمری میں ہوشمندی اور قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے۔

چھ سال کے تھے کہ ربیع الاول شریف کے مبارک مہینہ میں منبر پر جلوہ افروز ہو کر میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک بہت بڑے اجتماع میں نہایت پُر مغز تقریر فرما کر علماء کرام اور مشائخ عظام سے تحسین وآفرین کی داد وصول کی اسی عمر میں آپ نے بغداد شریف کے بارے میں سمت معلوم کرلی پھر تادمِ حیات بلدۂ مبارکہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائے ،نماز سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا چنانچہ نماز پنجگانہ باجماعت تکبیر اولیٰ کا تحفظ کرتے ہوئے مسجد میں جا کر ادا فرمایا کرتے ،جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جھکا لیا کرتے ،گویا کہ سنتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا آپ پر غلبہ تھا جس کا اظہار کرتے ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں یوں سلام پیش کرتے ہیں ۔

نیچی نظروں کی شرم وحیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے لڑکپن میں تقویٰ کو اس قدر اپنا لیا تھا کہ چلتے وقت قدموں کی آہٹ تک سنائی نہ دیتی تھی ،سات سال کے تھے کہ ماہِ رمضان المبارک میں روزے رکھنے شروع کردیے ،چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کے والد ماجد حضرت مولانا علامہ حاجی محمد نقی علی خان بریلوی علیہ الرحمہ دوپہر کے وقت جبکہ شدت کی گرمی پڑرہی تھی آپ کو لئے اس کمرہ میں پہنچے جس میں افطاری کے لئے قسم قسم کا سامان موجود تھا ،فیرنی کے پیالے بھی تھے ،والد صاحب نے کمرہ اندر سے بند کر کے ایک پیالہ آپ کو دیتے ہوئے کہا اسے کھالو ،تو آپ نے عرض کیا میرا روزہ ہے کیسے کھاؤں؟ آپ کے والد ماجد نے فرمایا بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے ،لو کھالو ،میں نے دروازہ بند کردیا ہے کسی کو خبر نہ ہوگی اور نہ ہی کوئی دیکھ رہا ہے ،آپ نے جواباً عرض کیا ،ابا جان! جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے ،یہ جواب سنتے ہی آنکھوں میں آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور آپ کو سینے سے لگایا ، پیار کیا اور کمرے سے باہر لے آئے ،سبحان اللہ!

آٹھویں سال میں قدم رکھا تو فنِ نحو کی شہرہ آفاق کتاب "ہدایۃ النحو" کی شرح لکھ ڈالی ،اور دسویں سال "مسلم الثبوت" کی تحقیقی شرح لکھنے کی سعادت پائی ،اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے جملہ علوم دینیہ عقلیہ ونقلیہ کی

تکمیل تیرہ(۱۳) سال دس ماہ کی عمر میں فرما کر ۱۴ رشعبان المعظم ۱۲۸۶ھ ۱۹/ نومبر ۱۸۶۹ء بروز جمعرات فارغ التحصیل ہونے کا شرف حاصل کیا، بعدہٗ اپنے والد ماجد کے ارشاد پر درس وتدریس اور مسندِ افتاء کو زینت بخشی، بفضلہٖ تعالیٰ آپ کو علم سے خصوصی لگاؤ رہا اور خداداد ذہانت سے علوم وفنون مروجہ کا سراپا بن گئے، آپ نے اپنے سال فراغت کے دو تاریخی ماڈے تخریج فرمائے "تعویذ" اور "غفور"، ان دونوں سے ۱۲۸۶ھ کے اعداد نکلتے ہیں۔

قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ ایک بار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے فرمایا: بعض ناواقف حضرات میرے نام کے ساتھ "حافظ" بھی لکھ دیا کرتے ہیں حالانکہ میں اس منصب کا اہل نہیں ہوں، لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی حافظ صاحب کلامِ پاک کا ایک پارہ پڑھ کر سنا دیا کرے تو وہ دوبارہ مجھ سے سن لے، چنانچہ طے پایا اور عشاء کے وضو فرمانے کے بعد جماعت سے قبل اس کیلئے نشست شروع کردی گئی اور آپ نے تیس (۳۰) دنوں میں تیسوں پارے زبانی سنا دیئے، نیز فرمایا: الحمد للہ! ہم نے کلامِ پاک ترتیب سے یاد کرلیا، اور یہ اس لئے کہ بندگانِ خدا کا کہنا غلط نہ ہو، سبحان اللہ! صداقت شعار بندوں کا کیا کہنا، اور یہ مکمل حفظ القرآن کا وقت تخمیناً سات گھنٹے بنتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ امام محمد علیہ الرحمہ نے چھوٹی عمر میں سات دنوں میں قرآن کریم حفظ کرلیا تھا جبکہ امام شافعی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہما الرحمہ نے تین تین ماہ کی مدت میں قرآن مجید حفظ کیا، نیز حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے بھی اتنی ہی مدت ہی میں قرآن کریم کو یاد فرمالیا جب انہیں جہانگیر بادشاہ نے قلعہ گوالیار میں قید وبند کی صعوبتوں سے دوچار کر رکھا تھا۔

استاذی المکرّم فقیہِ اعظم علیہ الرحمہ مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی قادری اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بانی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، فرمایا کرتے تھے کہ امام بخاری کے حافظہ کے بعد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے حافظہ کی مثال نہیں ملتی، آپ کی قوتِ حافظہ واخذ لاجواب تھی، سچ ہے

ولی راولی می شناسد وعالم را عالم می شناسد

نیز فتاویٰ رضویہ آپ کی قوتِ حافظہ پر شاہدِ عادل ہے۔

فاضل بریلوی اساطینِ علم وفن اور اکابر فضل وکمال کا مرکز بنے، برصغیر پاک وہند کے علمائے حقانی کے علاوہ عرب وعجم کے علماء ومشائخ ربانی کے نزدیک انکی محبت اہل حق وسنت ہونے کی دلیل ٹھہری، ان سے انحراف بدعتی ہونے کی سب سے بڑی پہچان ہوئی، اور انہی اکابر نے آپ کو مجدد اسلام کے لقب سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ نے فاضل بریلوی کو فنافی السنہ ہونے کا وہ مرتبہ عطا فرمایا کہ کمالِ استغراق کی وجہ سے خود ان کی ذات یکسر سنت واتباعِ سنت کا پیکر ومجسمہ بن گئی، جو ان کے قدم قدم چلا اس نے سنت کو پالیا اور جس نے رُوگردانی کی اس نے سنتِ رسول اور منہجِ اصحابِ حضور پرنور سے انحراف کیا۔

آخر یہ کیا تھا کہ بڑے بڑے علمائے اسلام ومفتیانِ عظام کو اعتراف کرنا پڑا:

اذا رأیت الرجل احب احمد رضا فاعلم انه صاحب السنة .

(اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ احمد رضا سے محبت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ صاحب سنت ہے)

یعرف به المسلم من الزندیق (اسی کسوٹی پر مسلم کو زندیق سے پرکھا جائے گا)، اور یہ بالکل حق ہے آج اربابِ شر کو فاضل بریلوی کا مسلک ومشرب پسند نہیں آئے گا، ان کی محبت سے ایسے لوگوں کے دل کورے ہیں، بلکہ کہیں گے ان کا طریقہ تو تامل ورائے کی عقلمندی سے خالی اور ظاہر پرستی، بے دانشی وبے علمی کا مجموعہ تھا، ان کا مشن بدعت وشرک کا پرچار کرنے، مخالف کو فلسفیانہ بحث میں الجھانے اور مرعوب کرنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ العیاذ باللہ!

جب دین کی قدریں کم ہوتی چلی گئیں، دنیائے اسلام کے زریں اصولوں سے انحراف شروع ہو گیا، حضرت سیدنا محبوب سبحانی غوثِ صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی "محی الدین" بن کر تشریف لائے اور احیائے اسلام کے لئے اس شان سے خدمات سرانجام دیں کہ اپنے، پرائے، یگانے، بیگانے سبھی ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

جب اکبر نے "دینِ الٰہی" کے نام سے بے دینی ایجاد کر کے "ہندو مسلم بھائی بھائی" کی بنیاد ڈالی، اسلام وکفر کو ایک کرنا چاہا، بدعات نے سر نکالنا شروع کیا، اسلام کی صورت مسخ ہونے لگی، تو حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ مجدد الف ثانی کی صورت میں نمودار ہوئے اور ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ عالمِ اسلام خصوصاً برصغیر پاک وہند کی مسلم اکثریت آج بھی ان کی معتقد نظر آتی ہے۔

مجددِ دینِ وقت نے اپنے زمانے میں اسی کام کو اولیت دی جسے انہوں نے نہایت ضروری سمجھا، مسائل کے اصول تو سیدِ عالم نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمادیئے تھے انہی کے وضع کردہ اصول اور احادیثِ مبارکہ سے استنباط واجتہاد کر کے ائمہ اربعہ نے فقہ کو مدوّن کیا جس کی امتِ محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کو سخت ضرورت تھی، پھر بھی قواعد وضوابط مجددِ دین اسلام کے تجدیدی کارناموں میں جاری وساری رہے۔

جب انبیاء واولیاء کی ذوات پر بیباکانہ حملے شروع ہوئے، گستاخیوں سے بھرپور کتابیں شائع ہونے لگیں، ناموسِ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کو تار تار کیا جانے لگا، انہیں مجبورِ محض، بے علم، عام سا معمولی انسان، بلکہ اپنے جیسے بشر ہونے

کے دعوے اگلنے لگے، اولیائے کرام کے خلاف محاذ قائم ہونے لگے، بتوں کے لئے نازل شدہ آیات اولیائے کرام پر چسپاں کی جانے لگیں حتیٰ کہ سید عالم، محسنِ اعظم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مُردہ اور روضۂ اطہر کو صنمِ اکبر، گنبد خضرا کی زیارت اور مدینہ طیبہ کی حاضری کو حرام قرار دیا جانے لگا، اکبر کے "دینِ الٰہی" کے نفاذ کے لئے "ہندو مسلم بھائی بھائی" کی تحریکیں پھر سے پورے لاؤ لشکر اور مکمل ساز وسامانِ ضلالہ کے ساتھ دین اسلام کے ساتھ "ھل من مبارز" کے نعرے لگاتی ہوئیں برصغیر پاک وہند میں دندنانے لگیں تو مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی امتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے مونس وغمخوار اور محافظ ونگہبان بن کر تشریف فرما ہوئے چنانچہ باطل قوتیں دم توڑنے لگیں، حق کا بول بالا ہونے لگا، اور سرزمین بریلی سے آواز گونجی:

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مُژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تبلیغ عشق ومحبت کی یہ تاثیر ہے کہ آپ کے مخالفین میں اب یہ جرأت تک نہیں ہے کہ وہ الفاظ برسرِ عام کہہ سکیں جو ان کے اکابر نے اپنی تصانیف میں درج کئے ہیں، یہ حقیقت ہے آپ کی ذات ستودہ صفات کے خلاف بڑی بڑی سازشیں مرتب ہوئیں مگر الحق یعلو ولا یعلیٰ، آپ کو گالیاں دی گئیں مگر آپ کا یہ اعلان آج بھی فضائے بسیط میں گونج رہا ہے کہ:

"مجھے ہزاروں گالیاں دو، میرے باپ دادا کو رات دن گالیاں دو، جو جی میں آئے کہتے رہو، مجھے بخوشی قبول ہے، میں تمہیں ایک لفظ تک بھی نہیں کہوں گا، مگر خدارا میرے محبوب، حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء واولیاء کی شان میں بے ادبی کرنا چھوڑ دو"۔

بندہ عشق شدی ترک نسبت کن جامی
کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

یہی وہ تجدیدی کارنامہ ہے جسے بزرگانِ سلف کے طریقہ پر مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے اپنی زبان وقلم اور علم وعمل سے سرانجام دیا، آپ کے ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" کی شہرت ومقبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج پاک وہند میں سینکڑوں اشاعتی ادارے جن میں زیادہ تر آپ کے مسلک سے قطعاً کوئی تعلق ووابستگی نہیں

رکھتے اس کی طباعت واشاعت سے اپنا پیٹ پال رہے ہیں، آپ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ مخالفین کے رزق کا سبب بنا ہوا ہے، دراصل بات یہ ہے کہ "کنز الایمان" ایک ایسا ترجمۂ قرآن ہے جس کی مثال نہیں ملتی، یہ واحد ترجمہ ہے جو عشق ومحبتِ خدا ورسول کا شاہکار ہے، یوں بھی خدائی کلام کی صحیح ترجمانی وہی کرسکتا ہے جسے وہ اپنے کرم سے از خود بہرہ مند فرماتا ہے، ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء بے شک فضل اللہ کے قبضہ واختیار میں ہے جسے چاہتا ہے اسے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ وہی بڑے فضائل کا مالک ہے۔

"العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویه " جو قبل ازیں بارہ قدیم مجلدات پر پھیلا ہوا تھا اور جو دنیائے اسلام میں سب سے ضخیم وعظیم فتاوی ہونے کا شرف حاصل کرچکا تھا، جسے اب جدید دَور کے تقاضا کے مطابق ترجمہ وتخریج کے ساتھ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (پاکستان) کو تیس ۳۰ جلدوں میں پیش کرنے کی سعادتِ عظمیٰ نصیب ہو رہی ہے جس کی اشاعت کا آغاز شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ/مارچ ۱۹۹۰ء میں ہوا اور بفضلہٖ وکرمہٖ تعالی رجب المرجب ۱۴۲۶ھ/اگست ۲۰۰۵ء کو اپنی اشاعتی وطباعتی عمر کے پندرہ سال پورے ہونے پر ہزار ہا عاشقانِ فتاوی کی دیرینہ آرزؤوں کو تکمیل کا جامہ پہنا رہا ہے، آپ کی یہ ایک تصنیف دنیائے اسلام کی ہزار ہا تصانیف پر بھاری ہے جس میں آپ نے اپنے سینے میں محفوظ پچاس علوم وفنون کو فتاوی رضویہ کی صورت میں ایک وسیع وعریض سدا بہار گلشن بنادیا ہے:

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

یوں تو اعلیحضرت امام احمد رضا کی تصانیف اہلِ تحقیق کے نزدیک ایک ہزار تک پہنچ چکی ہیں، اور بعض اہلِ علم وقلم باقاعدہ ان کی فہرست مرتب کرکے شائع کرچکے ہیں۔ اب حیاتِ اعلیحضرت حصہ دوم از قلم ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری تلمیذ وخلیفۂ امام احمد رضا، میں تفصیلی تعارف کے ساتھ شائع ہوچکی ہے مگر جس خوش نصیب کے پاس فتاوی رضویہ جدید جو تیس ۳۰ جلدوں پر محیط ہے، ہوگا وہ آپ کی سینکڑوں تصانیف سے بیک وقت مستفید ہوسکے گا، بات دور چلی گئی آمدم برسرِ مطلب، فتاویٰ رضویہ جدید کے لئے جن علماءِ کرام، مفتیانِ اسلام، محققینِ عظام اور مخصوص اہلِ علم وفضل نے اس کی تیاری اور اشاعت میں کسی بھی طرح حصہ لیا ان کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں، دل تو چاہتا ہے کہ ان کا جامع تعارف قلمبند کیا جائے مگر بعض وجوہ کی بناء پر ان عالی مرتبت علمی شخصیات کے نام اور فتاوی پر کام کی نوعیت کو پیش کیا جاتا ہے۔

☆......حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ بانی دارالعلوم نعیمیہ کراچی وجج وفاقی شرعی عدالت، آپ نے فتاویٰ رضویہ جدید کی جلد نمبر ۱......اور جلد نمبر ۲......کا ترجمہ فرمایا۔

☆......حضرت مولانا علامہ مفتی محمد احمد مصباحی بھیروی مدظلہ، ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور انڈیا آپ نے جلد نمبر ۳، ۹......اور جلد چہارم نصف اول کا ترجمہ فرمایا۔

☆......حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ سینئر مدرس وشیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آپ نے جلد نمبر ۴ نصف ثانی کا ترجمہ فرمایا۔

☆......حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی قاضی عبدالدائم دائم مدظلہ، ناظم اعلیٰ دارالعلوم ربانیہ صدریہ ہری پور ہزارہ آپ نے جلد نمبر ۵ کا ترجمہ فرمایا۔

☆......حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی محمد خان قادری مدظلہ، بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور، آپ نے جلد نمبر ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۵ کا ترجمہ فرمایا۔

☆......حضرت مولانا علامہ الحاج الحافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ شیخ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، آپ نے جلد نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ ان چودہ (۱۴) جلدوں کا ترجمہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔

☆......حضرت علامہ مفتی قاضی محمد سیف الرحمٰن ہزاروی مدظلہ، آپ نے جلد نمبر ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ کا ترجمہ فرمایا۔

دیگر قابل ذکر معاون شخصیات

☆......حضرت مولانا الحاج احمد نثار بیگ صاحب مدظلہ......برطانیہ۔

☆......حضرت علامہ مولانا الحاج پیر معروف حسین عارف نوری قادری نوشاہی مدظلہ بانی ورلڈ اسلامک مشن وسرپرستِ اعلیٰ مرکزی جمعیت تبلیغ اسلام (یو۔کے)، آپ اس عظیم الشان اشاعتی منصوبے کے آغاز سے اب تک ہر اعتبار سے مسلسل اور بھرپور تعاون فرمارہے ہیں۔

☆......حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، بانی مکتبہ قادریہ لاہور، آپ کا شمار ادارہ ہذا کے محرکین اور بانیوں میں ہوتا ہے۔

☆......حضرت علامہ مولانا قاری نذیر احمد سعیدی زیدمجدہ، تخریج وتصحیح کا زیادہ تر کام آپ ہی نے فرمایا آپ کے

تخریجی کام کو دیکھ کر حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے حسنِ انتخاب کا اعتراف کرنا پڑتا ہے، آپ نہایت مخلص، محنتی مستعد، خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار، متواضع، منکسر المزاج اور اپنے مشن سے والہانہ لگاؤ رکھنے والے درویش منش عالم ہیں آپ نے اپنے شباب سے انتہائی قیمتی پندرہ سال فتاویٰ رضویہ کی تخریج کے لئے وقف کئے ہیں۔

☆.....مولانا محمد اکرام اللہ بٹ صاحب نے فتاویٰ رضویہ کی تخریج وتصحیح کے ساتھ ساتھ فتاویٰ رضویہ (مکمل ۳۰ جلدوں) کی فہرست کمپوز کرنے کی بھی سعادت حاصل کی ہے۔

☆.....بکرمِ معظم جناب صوفی مولوی محمد شریف گل صاحب خوشنویس وکاتب فتاویٰ رضویہ جدید، بقول مفتی اعظم علیہ الرحمہ "اگر گل صاحب جیسا تجربہ کار کاتب ہمیں دستیاب نہ ہوتا تو شاید اتنی عمدگی کے ساتھ اس عظیم کام کو ہم جاری نہ رکھ سکتے۔"

یادر ہے کہ فتاویٰ رضویہ جدید کی کتابت کا آغاز کرنے سے قبل موصوف کلین شیو تھے مگر اب فیضان وبرکات رضا کا کرشمہ ہے کہ وہ متشرع اور متبع سنت اور ایک مناظر بن چکے ہیں، موصوف کو فتاویٰ رضویہ جدید کی تمام جلدوں کی کتابت کا شرف نصیب ہوا۔

☆.....حضرت علامہ مولانا الحاج غلام فرید صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم امور تعلقات عامہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

☆.....حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی مدظلہ، ناظمِ اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ۔

☆.....حضرت علامہ الحافظ القاری مولانا صاحبزادہ محمد نصیر احمد ہزاروی زیدہ مجدہ، ناظم نشر واشاعت فتاویٰ رضویہ۔

☆.....راقم الحروف (محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) کو تقریباً ستائیس جلدوں کی پیسٹنگ کا موقعہ نصیب ہوا۔

برسبیل تذکرہ

یادر ہے کہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے وصال سے دوروز قبل فتاویٰ رضویہ کی پچیسویں ۲۵ جلد کتابت شدہ راقم السطور کے سپرد کی تاکہ کاپیاں پیسٹ کردوں، میں نے عرض کیا، کتنے دن لگاؤں؟ فرمایا: ۶ ستمبر ۲۰۰۳ء کو صاحبزادہ حافظ نصیر احمد ہزاروی زیدہ مجدہ کی شادی ہے اس وقت تک تیار کرلیں، اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو طباعت کے لئے پریس کے حوالے کردی جائیں گی مگر کسے معلوم تھا کہ ۲۷ جمادی الاخری ۱۴۲۴ھ / ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء منگل کا سورج غروب ہوتے ہی آسمانِ فقاہت کا یہ آفتاب بھی اپنی تمام تر تابانیوں کو ساتھ لئے ہوئے عالمِ برزخ میں جا

طلوع ہوگا۔تاہم چھبیسویں جلدان کے چہلم مبارک پر مارکیٹ میں آ گئی۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ اس منصوبے کو جلدازجلد تکمیل کے مراحل سے گزرنے کی تڑپ رکھتے تھے، آپ کے ذوق وشوق اور دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ اسباق سے قبل اور بعد از فراغ کتابت فتاوی رضویہ جدید کی از خود تصحیح فرماتے رہتے، مزید تسلی کے لئے حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ، ناظم تعلیمات وشیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، کو پروف ریڈنگ کے لئے فرماتے، حافظ صاحب قبلہ باوجود علالت کے اپنے مربی ومحسن اور نہایت شفیق ومہربان استاذ کی خواہشات کے پیش نظر کسی قسم کے عذر کو سامنے لائے بغیر نہایت خنداں پیشانی سے ذمہ داری کو باحسن وجوہ نبھاتے......نوبت بایں جارسید کہ اب تمام جلدوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ مجلدات کے ترجمے کا بار بھی آپ ہی کے کاندھوں پر آپڑا۔

قارئین کرام! آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ چودہ ۱۴ جلدوں کا ترجمہ تمام تر آپ ہی کو کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، من وجہ مکمل فتاوی رضویہ جدید تیس ۳۰ جلدوں کا ترجمہ کہیں نظر ثانی اور کہیں بالاستیعاب، آپ ہی کے قلم کا مرہون منت ہے، یہ ایسا نادر، عدیم المثال تاریخی کارنامہ ہے جو سوائے فضل ربی اور عطائے محبوب ایزدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونا ممکن نہیں تھا۔

آج اعلیحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات ستودہ صفات پر دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں جس تیزی سے کام ہورہا ہے قابل صد تحسین ولائق صد افتخار ہے، اس وقت جمادی الاخریٰ ۱۴۲۶ھ/اگست ۲۰۰۵ء تک مندرجہ ذیل ممالک اور شہروں میں محققین، اسکالرز اور مفکرین آپ کی بلند مرتبہ شخصیت پر کام کرکے ڈاکٹریٹ اور ایم فل کی ڈگریاں حاصل کرچکے ہیں اور مزید اس نعمت کے حصول میں کوشاں ہیں۔

پاکستان میں......کراچی، لاہور، حیدرآباد، جام شورو، ملتان، بہاول پور، پشاور اور اسلام آباد کی جامعات سے سات حضرات نے پی۔ایچ۔ڈی۔کی ڈگریاں لیں۔

ہندوستان......علی گڑھ، پٹنہ، بریلی، بنارس، کانپور، کلبار، رانچی، مظفرپور، ممبئی، کلکتہ، آرہ، حیدرآباد، دکن، رندرو، پونا دہلی، نیودہلی سے اکیس ۲۱ حضرات نے پی۔ایچ۔ڈی۔کیا۔

بنگلہ دیش......اسلامک یونیورسٹی کشتیا سے ایک صاحب نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

مصر......جامعہ الازہر قاہرہ یونیورسٹی سے دو صاحبان نے پی۔ایچ۔ڈی۔کیا۔

نیویارک......کولمبیا یونیورسٹی سے ایک صاحب کو اس اعزاز کا شرف حاصل ہوا۔

عراق...... بغداد شریف سے ایک خوش نصیب نے ڈگری حاصل کی۔

یو۔کے (برطانیہ)...... برمنگھم یونیورسٹی سے ایک صاحب کو یہ عزت نصیب ہوئی۔

دیگر ممالک میں اعلیٰ حضرت کی گرانقدر خدمات دینیہ، علمیہ پر تحقیقات کا دائرہ وسعت اختیار کرتا جارہا ہے۔

گرامی قدر حضرات! آپ میری مذکورہ بالا تحریر پر ذرا غور فرمایئے، یہ تقریباً تینتیس ۳۳ وہ محقق، مفکر اور اسکالرز ہیں جنہوں نے امام احمد رضا کے کسی ایک پہلو کو اپنے قلم کا موضوع بنایا ہے، اس کے برعکس فتاویٰ رضویہ جدید جو ہزار ہا موضوع اور عنوان اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جسے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے تصرف خاص کے باعث حضرت علامہ مولانا الحافظ محمد عبدالستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ نے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں جس محنت، کاوش، جدوجہد، محبت اور جذبِ درون سے کام لیا ہے یہ اتنا عظیم اور عدیم النظیر کارنامہ ہے کہ اگر میرے بس کی بات ہوتی تو انہیں کم از کم تیس پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگریاں پیش کرتا۔ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ حافظ صاحب قبلہ جامعہ کے تمام تر دیگر امور کی باحسن وجوہ انجام دہی کے ساتھ ساتھ فتاویٰ رضویہ جدید کو جس نہج سے مکمل کرنے کی مساعی جمیلہ فرماتے رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت کے بغیر ممکن ہی نہیں تھا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کا سایۂ عاطفت صحت وتندرستی کے ساتھ اہل سنت پر ہمیشہ قائم رکھے۔

آخر میں حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی مدظلہ کی خدمت عالیہ میں بھی خراج محبت پیش کیا جاتا ہے جنہوں نے حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کی نیابت کا حق ادا کرتے ہوئے نہ صرف جامعہ کے تمام شعبہ جات کو رواں دواں رکھا بلکہ انہیں مزید ترقی کی راہ پر گامزن بھی فرمایا، خصوصاً رضا فاؤنڈیشن کے تمام پروگرام جاری وساری رکھے، اللہ تعالیٰ جامعہ کے اساتذہ، طلباء، معاونین سبھی کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے، آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

رجب المرجب ۱۴۲۶ھ
اگست ۲۰۰۵ء

محتاجِ دعا
محمد مشاہد تابش قصوری
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ ☆ خطیب مرید کے پاکستان

اجمالی فہارس فتاوٰی رضویہ

﴿جلد 1تا 30﴾

فتاوی رضویہ جلد نمبر 7

فہرست رسائل

فہرست رسائل

فہرست رسائل

فہرست رسائل

فتاوٰی رضویہ جلد نمبر 17

فہرست رسائل

فتاوی رضویہ جلد نمبر 19

فہرست رسائل

فہرست رسائل

فہرست رسائل

فہرست رسائل

	فتاوی رضویہ جلد نمبر 28
۵۱	کتاب الشتّٰی (حصہ سوم)
۵۱	اذان، نماز، مساجد
۳۶۱	فضائل ومناقب
	فہرست رسائل
۵۳	☆......شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر (۱۳۳۲ھ)
	مسجد کے اندر اذان خطبہ کے عدم جواز پر انتہائی محققانہ بحث
۳۶۷	☆......طرد الافاعی من حمی هاد رفع الرفاعی (۱۳۳۶ھ)
	سیدنا امام احمد رفاعی اور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کی عظمت کا بیان
۴۰۳	☆......فتاوی کرامات غوثیہ
	غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شب معراج بارگاہِ رسالت میں حاضری سے متعلق تین سوالوں کے جوابات
۴۲۳	☆......تنزیه المکانة الحیدریة عن وصمة عهد الجاهلیة (۱۳۱۲ھ)
	اس امر کا بیان کہ سیدنا حضرت صدیق اکبر اور سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما کا دامن ہمیشہ نجاستِ شرک سے پاک رہا
۴۶۹	☆......غایة التحقیق فی امامة العلی والصدیق (۱۳۳۱ھ)
	حضرت صدیق اکبر وحضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خلافت کا بیان
۴۹۱	☆......الزلال الانقٰی من بحر سبقة الاتقٰی (۱۳۰۰ھ)
	افضلیتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان

	فتاوی رضویه جلد نمبر 29

| | **فہرست رسائل** |

فہرست رسائل

فتاویٰ رضویہ

جلد نمبر 1

فہرست عنوانات	صفحہ

باب الغسل

فہرست عنوانات	صفحہ

مجمل فہرست

مضامین رسائل

فتاویٰ رضویہ

جلد نمبر 2

باب المیاہ (بقیہ از جلد اول)

مجمل فہرست

مضامین رسائل

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات	صفحہ

فتاوی رضویه

جلد نمبر 3

باب المیاه (بقیہ از جلد دوم)

فصل فی البئر

فہرست عنوانات	صفحہ

مجمل فہرست

مضامین رسائل

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوٰی رضویہ

جلد نمبر 4

فہرست عنوانات

باب التیمم (بقیہ از جلد سوم)

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات

باب الاستنجاء

فہرست عنوانات

مجمل فہرست

مضامین رسائل

رسالہ نمبر ۱

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوٰی رضویہ

جلد نمبر 5

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاویٰ رضویہ

جلد نمبر 6

فہرست عنوانات	صفحہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوی رضویہ

جلد نمبر 7

باب الجماعة

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات	صفحہ
فتاوی رضویہ	
جلد نمبر 8	

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات	صفحہ
فتاوٰی رضویہ	
جلد نمبر10	
کتاب الزکوٰۃ	

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

مکروہاتِ صوم

سحر وافطار کا بیان

فہرست عنوانات	صفحہ

فتاوی رضویہ

جلد نمبر 11

کتاب النکاح

15/15

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوی رضویہ

جلد نمبر 12

فہرست عنوانات	صفحہ

19

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوی رضویہ

جلد نمبر 13

باب تعلیق الطلاق

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوی رضویہ

جلد نمبر 14

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات	صفحہ

فتاوی رضویہ

جلد نمبر 15

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات	صفحہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات	صفحہ

فتاویٰ رضویہ

جلد نمبر 16

کتاب الشرکۃ

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوٰی رضویه

جلد نمبر 17

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات

کتاب الحوالہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات

فتاویٰ رضویہ

جلد نمبر 18

کتاب الشہادۃ

32

فہرست عنوانات	صفحہ

33

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاویٰ رضویہ

جلد نمبر 19

کتاب الوکالۃ

کتاب الاقرار

کتاب الامانات

فہرست عنوانات	صفحہ

36

37

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوٰی رضویہ

جلد نمبر 20

کتاب الشفعۃ

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات	صفحہ

کتاب الذبائح

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

کتاب الصید

فہرست عنوانات	صفحہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوی رضویہ

جلد نمبر 21

اعتقادیات وسیَر

فہرست عنوانات

عنوانات فہرست	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ

ضمیمہ شُرب وطعام

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوٰی رضویہ

جلد نمبر 22

ظروف وزیورات

(انگوٹھی، سونے چاندی، پیتل اور لوہے وغیرہ کی اشیاء کا استعمال)

ضمیمہ لباس ووضع قطع

دیکھنا اور چھونا

(پردہ، ستر عورت، زنا، مشت زنی، دیوثی، خلوت، بلوغ وغیرہ)

فہرست عنوانات	صفحہ
☆رسالہ الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ .	

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات

فتاوٰی رضویہ

جلدنمبر 23

نمازوطہارت

(امامت، جماعت، استنجا، وضو، غسل، تیمم وغیرہ)

فہرست عنوانات

آداب

فہرست عنوانات	صفحہ

فہرست عنوانات	صفحہ
کسب وحصول مال	

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوی رضویہ

جلدنمبر 24

لہوولعب

(کھیل، تماشہ، میلہ، مزاح، ناچ، گانا، قوالی، مزامیر، راگ موسیقی وغیرہ)

صحبت وموالات ومحبت وعداوت

ظلم وایذائے مسلم وہجران وقطع تعلق

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوٰی رضویہ

جلد نمبر 25

کتابُ المداینات

کتاب الرھن

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاویٰ رضویہ

جلد نمبر 26

کتاب الفرائض

محافل ومجالس

(میلاد وگیارھویں شریف وغیرہ)

☆ رسالہ اقامة القیامة علٰی طاعن القیام لنبی تہامة (۱۲۹۸ھ)

تصوف وطریقت و آداب

بیعت و پیری مریدی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات	صفحہ

فتاوی رضویہ

جلد نمبر 27

فوائدِ حدیثیہ

فہرست عنوانات	صفحہ

فتاوی رضویہ
جلد نمبر 28
اذان ، نماز ، مساجد

فہرست عنوانات	صفحہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فتاوی رضویہ
جلد نمبر 29

فہرست عنوانات

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہرست عنوانات	صفحہ

فتاویٰ رضویہ

جلد نمبر 30

شرح کلام علماء وصوفیاء

تجوید وقراءت

رسم القرآن

55

فہرست عنوانات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆